بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
از الفضل بیداللہ یوم پیشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸	۲۴ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۱۸ رجب ۱۳۸۴ھ ۲۴ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل صبح کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ باقی دن طبیعت اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

- ٭ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا اور صاحبزادہ مرزا حبیب احمد صاحب سلمہ کو مورخہ ۲۰ نومبر ۶۴ء کو بروز جمعۃ المبارک ۸½ بجے شب بیٹی بھی عطا فرمائی ہے نومولودہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی نواسی اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ برکتوں والی لمبی عمر عطا فرما کر اسے والدین خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین اللّٰھم آمین

- ٭ ربوہ ۲۳ نومبر۔ کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام و اہم اطفال کا یادیان کے سلسلہ میں ایک تبلیغی جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں انصار بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ اس جلسہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کے علاوہ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ، مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے حاضرین سے خطاب فرمایا (جلسہ کی کسی قدر تفصیلی روئداد آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔ انشاءاللہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے وجود کو ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح بنانا چاہیئے

جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا

"میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں پیدا نہ کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاوے گا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اس کے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کس قدر باریک عضو ہے اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے۔ پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اسے ضرور بینا ہی رکھے گا۔ اور اسی پر دوسرے قویٰ کا قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آجاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے۔ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کرے گا۔ اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا نہ گاڑی میں جتے گا نہ زراعت کرے گا نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام میں نہ آوے گا ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالہ کر دے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تا کہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔"

(تقریر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۴ء

جماعتِ احمدیہ کے اغراض و مقاصد

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اس جگہ اس سوال کا حل کرنا بھی ضروری ہے کہ مسیح کس عمدہ اور اہم کام کے لئے آنے والا ہے۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ دجّال کے قتل کرنے کے لئے آئے گا تو یہ خیال نہایت ضعیف اور بودا ہے۔ کیونکہ صرف ایک کافر کا قتل کرنا کوئی ایسا بڑا کام نہیں جس کے لئے ایک نبی کی ضرورت ہو خاص کر اس صورت میں کہ کہا گیا ہے کہ اگر مسیح قتل بھی نہ کرتا تب بھی دجال خود بخود پگھل کر نابود ہو جاتا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مسیح کا آنا اس لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے کہ تا تمام قوموں پر دین اسلام کی سچائی کی حجت پوری کرے تا دنیا کی ساری قوموں پر خدا تعالیٰ کا الزام وارد ہو جائے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو کہا گیا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی دلائل بیّنہ اور براہین قاطعہ کی رو سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

دوسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقاتِ بے جا سے منزّہ کرکے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھے۔

تیسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ ایمانی نور کو دنیا کی تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشے اور منافقوں کو مخلصوں سے الگ کر دیوے۔ سو یہ تینوں کام خدائے تعالیٰ نے اس عاجز کے سپرد کئے ہیں اور حقیقت میں ابتداء سے یہی مقرر ہے کہ مسیح اپنے وقت کا مجدّد ہوگا اور اعلیٰ درجہ کی تجدید کی خدمت خدائے تعالیٰ اس سے لے گا۔ اور یہ تینوں امور وہ ہیں جو خدائے تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے جو اس عاجز کے ذریعہ سے ظہور میں آویں۔ سو وہ اپنے ارادہ کو پورا کریگا۔ اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا۔“

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ۱۳۱-۱۳۲
روحانی خزائن جلد نمبر ۳)

اس عبارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی اغراض بتائی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی اغراض بھی وہی ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض ہیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض وہی ہیں جو اغراض سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے وجود کی اغراض ہیں اور آپ کے غلاموں کی اغرض وہی ہیں جو خود آپ کی یعنی سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کی اغراض ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے:۔

”یریدون لیطفؤا
نور اللہ بافواھھم
واللہ متمّ نورہٖ ولو
کرہ الکفرون۔ ھو الّذی
ارسل رسولہٗ بالھدٰی
ودین الحقّ لیظھرہٗ
علی الدّین کلّہٖ
ولو کرہ المشرکون۔ (سورہ صف ۱۰،۹)

ترجمہ:۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرکے چھوڑے گا خواہ کافر (لوگ) کتنا ہی ناپسند کریں۔

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچے دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔“

الغرض جن اغراض کے لئے سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے تھے وہ یہی تھیں کہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ اپنے نور کو پورا کرنا چاہتا ہے اور تاکہ تمام دنیا میں اللہ تعالےٰ کی ہدایت اور دینِ حق کی اشاعت کی جائے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے فرائض بلاکم وکاست پوری طرح ادا کئے اور ایک ایسی جماعت تیار فرمائی جو آپ کے چراغ سے روشنی لے کر تمام دنیا کے لوگوں کے چراغوں کو روشنی بخشیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے اپنے فرائض پوری طرح ادا کئے اور اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق اشاعتِ دین اور تبلیغِ اسلام کا فریضہ احسن طریق سے ادا کیا۔ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین اور تابعین کے بعد تبع تابعین نے اپنے اپنے فرائض ادا کئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو مجدد دین کی صورت میں وقتاً فوقتاً خلفاء مبعوث کئے نیک اور سعید روحیں ان کے ساتھ مل کر اور ان کے بعد اس کام کو سرانجام دیتی رہیں۔

اس کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اسلام کی تعلیمات ہم تک پہنچ پائی ہیں۔ اگرچہ ہمیشہ بعض خود ساختہ مصلحین نے ان تعلیمات میں اپنے عقلی ڈھکوسلے شامل کر دئیے ہیں اور بظاہر دین کو بڑی حد تک مسخ کر دیا ہے لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ لوگ جن میں اہلِ علم حضرات کہلانے والے بھی شامل ہیں دین سے ہٹ گئے ہوئے ہیں اور انہوں نے بعض ایسے فرقے بنائے ہوئے ہیں جو حقیقی دین سے بہت دور جا پڑے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود حقیقی دین اپنی اصل صورت میں محفوظ چلا آرہا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ انّا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہٗ لحافظون اللہ تعالےٰ حدیث رسول اللہؐ کے مطابق مجدد دین بھیجتا رہا ہے اور وہ صحیح دین کی اشاعت کرتے رہے ہیں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ کام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد فرمایا ہے اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ کو اسی کام کی سرانجام دہی کے لئے کھڑا کیا ہے۔ یہ ایک الٰہی سلسلہ ہے اور اس سلسلہ کی کڑیاں جماعتِ احمدیہ سے لے کر صحابہ کرامؓ سے جا ملتی ہیں۔ اور صحابہ کرامؓ سے جماعتِ احمدیہ تک چلی آتی ہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ اسلام ایک دریا ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کے چشمہ سے نکلا ہے اور صحابہ کرامؓ اور مجدد دین اور انکی جماعتوں میں سے گزرتا ہوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ تک پہنچ گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ الٰہیہ سے جو باہر رہا ہے وہ ٹکسالی نہیں ہو سکتا وہ اس سکّہ کی حیثیت رکھتا ہے جو کھوٹا ہے اس لئے وہ روحانیت کے بازار میں کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ ایسے کھوٹے سکّے بنانے والے ہمیشہ ہی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آج دنیائے اسلام کے بازاروں میں جو سکّے چل رہے ہیں وہ اکثر کھوٹے سکّے ہیں۔ ہر زمانہ میں کچھ خود ساختہ مصلحین اُٹھتے رہے ہیں جو اپنی عقل کے پجاری رہے ہیں جو کفر و الحاد کی دنیوی ترقیوں سے متاثر ہو کر نہایت دلآویز سکّے گھڑتے چلے آئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آج انہی سکّوں کا چلن ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی ٹکسال کے سکّے بے قدر ہو کر رہ گئے ہیں۔ چونکہ عوام الناس کو پہچان نہیں سکتے اس لئے بازار میں جھوٹے نگینے جو بظاہر آب و تاب میں زیادہ نظر آتے ہیں فوراً قبولیت حاصل کر لیتے ہیں۔

آج جماعتِ احمدیہ جو اللہ تعالیٰ کے مقررہ طریق کے مطابق تجدید و احیائے اسلام کیلئے کھڑی ہوئی ہے۔ اسلام کی حقیقی اغراض کو پورا کرنے کیلئے وارث اور مکلّف ہے۔ اور جو اغراض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ہیں وہی اغراض جماعتِ احمدیہ کی ہیں۔

جو لپست ہوں اُنہیں اُونچا مقام دیتے ہیں

جہاں کو امن و اماں کا پیام دیتے ہیں
ہر ایک دل کو خدا کا سلام دیتے ہیں

پیو پیو یہ محبّت کا آبِ حیواں ہے
خضر کے چشمہ سے بھر بھر کے جام دیتے ہیں

ملی ہے ہم کو صحابہ کرامؓ کی میراث
خدا کے حکم سے ہم اذنِ عام دیتے ہیں

ملا ہے ہم کو بھی فیضِ دمِ مسیحائی
ہر ایک دم میں حیاتِ دوام دیتے ہیں

خدا کی بادشہت بھی عجب ہے اے تنویر
جو لپست ہوں اُنہیں اُونچا مقام دیتے ہیں

حضرت ممانی جانؓ

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

حضرت ممانی جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا جن کا انتقال طویل علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں ۲۰ ستمبر ۱۹۶۴ء کو رات کے دس بجے ہوا۔ عجیب و غریب خوبیوں کی خاتون تھیں وہ ۱۹۰۲ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئیں۔ ان کے والد محترم کا اسم گرامی مرزا محمد شفیع صاحب تھا جو دہلی کے قدیم باشندے اور نہایت ہی نیک نفس اور مخلص بزرگ تھے۔ ڈاکخانہ کی انسپکٹری سے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان چلے آئے اور بے حد خلوص قلب کے ساتھ سلسلہ کی خدمت آخر وقت تک کرتے رہے۔ یہاں وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے محاسب اعلیٰ تھے۔

حضرت ممانی جان رضی اللہ عنہا کا نام نامی امۃ اللطیف بیگم تھا۔ ان کے دو بھائی بھی تھے۔ ایک مرزا احمد شفیع صاحب مرحوم جن کی شادی امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم سے ہوئی تھی۔ رفیع احمد۔ بشیر احمد ان کے لڑکے اور امۃ الباسط اور امۃ القیوم ان کی لڑکیوں کے نام ہیں۔ مرزا صاحب تقسیم ملک کے وقت قادیان میں اپنے مکان کے آگے کھڑے تھے کہ اچانک ایک بے رحم سکھ نے حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔

حضرت ممانی جان رضؓ کے دوسرے بھائی کا نام مرزا منور احمد تھا۔ انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اور ۵ جولائی ۱۹۴۶ء کو تبلیغ احمدیت کے لئے امریکہ روانہ ہوئے اور وہاں نہایت محنت اور بڑی مستعدی و خلوص کے ساتھ اشاعت دین میں منہمک رہے۔ اور وہیں ۱۹ مئی ۱۹۴۷ء کو وفات پاکر شہادت کا درجہ حاصل کیا۔ آپ کنوارے ہی تھے شادی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ آپ کی دو بہنیں تھیں ایک امۃ الرشید صاحبہ مرحومہ بیگم مرزا عزیز احمد صاحب لاہور اور دوسری امۃ المجید صاحبہ بیگم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری سب بہن بھائیوں میں اب صرف یہ باقی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بڑے ماموں جان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اسسٹنٹ سرجن تھے۔ بسلسلہ ملازمت پنجاب کے مختلف شہروں میں ان کا تبادلہ ہوتا رہتا تھا۔ ان کی پہلی شادی سید بشیر الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی سیدہ شوکت سلطان صاحبہ سے ۱۹۰۶ء میں ہوئی (اللہ تعالےٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ عرصہ دراز تک سلامت رکھے۔) جب شادی کے گیارہ برس بعد تک کوئی اولاد نہ ہوئی تو حضرت میر صاحب کی بڑی بہن حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا) نے جن کو بھائی سے بے انتہا محبت تھی۔ ان کا دوسرا نکاح محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ سے ۱۹۱۶ء میں کرایا۔ اس وقت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت کے سول ہسپتال میں بعہدہ اسسٹنٹ سرجن تعینات تھے۔ یہی امۃ اللطیف صاحبہ ہیں، جن کا مختصر تذکرہ آج میں ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ÷

جب کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور دونوں اتفاق سے ایک ہی گھر میں ساتھ ساتھ رہیں تو گھر عام طور سے دوزخ کا نمونہ بن جایا کرتا ہے۔ اور شوہر کی زندگی عموماً تلخ ہو جاتی ہے۔ حضرت استاذی المحترم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ سے راقم الحروف کا تعلق ۱۹۱۵ء سے ہے کہ جبکہ وہ پانی پت میں اسسٹنٹ سرجن ہو کر آئے۔ آخر وقت تک جبکہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء کو ان کا قادیان میں وصال ہوا نہایت گہرا رہا ہے۔ غالباً کسی شخص نے ان کو اتنے قریب سے نہیں دیکھا ہوگا۔ جیسا اس خاکسار نے دیکھا ہے میں چشم دید گواہی کے طور پر کہتا ہوں کہ حضرت ممانی جان امۃ اللطیف بیگم نے حضرت میر صاحب کے ہاں اپنی خوش اخلاقی۔ عالی ظرفی پاک باطنی۔ ہمدردی۔ خلوص۔ محبت۔ متعدد لیاقت اور خوش سلیقگی کی بدولت ان کے گھر کو نمونہ بہشت بنا دیا۔ میں نے اس تمام عرصہ میں ایک مرتبہ بھی نہیں سنا۔ کہ دونوں بیویوں کی (برابر مسلسل ایک گھر میں اور ایک ساتھ رہنے کے باوجود) کسی بات پر کبھی ذرا سی بھی رنجش یا ناراضی ہوئی ہو۔ دونو آپس میں آخر وقت تک نہایت ہی پیار و محبت اور لطف و مروت کے ساتھ رہیں۔ ناواقف دیکھنے والا بلا مبالغہ یہی سمجھتا تھا۔ کہ دونوں آپس میں سگی بہنیں یا ماں بیٹیاں ہیں۔ میں نے اکثر عورتوں کو جنہوں نے ان دونوں کے آپس کے سلوک کو دیکھا۔ اس قابل رشک رویہ پر عش عش کرتے سنا ہے۔ بلاشبہ حضرت بڑی ممانی جان کے اعلیٰ اخلاق کا بھی اس بے نظیر برتاؤ میں بہت بڑا حصہ ہے۔ اگر چہ تمام گاڑی کے دونوں پہیے یکساں کام نہ دیں گاڑی نہیں چلا کرتی۔ چھوٹی ممانی جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا اگر اپنی ذاتی شرافت کا ثبوت نہ دیتیں۔ تو حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی گھریلو زندگی اتنی آرام دہ ہرگز نہ ہوتی جیسی ہوئی۔ لیکن خود حضرت میر صاحب رضؓ کا بھی اس ملاپ اور محبت میں برابر کا حصہ ہے۔ وہ اگر دوسری شادی کے بعد دونوں سے یکساں الفت و محبت اور احسان و سلوک اور عدل و مساوات کا بے نظیر برتاؤ نہ کرتے تو کبھی ان کا گھر بہشت نہ بن سکتا۔ جب ۱۹۱۶ء میں ان کی یہ دوسری شادی ہوئی۔ اور ایک شخص نے ڈاکٹر صاحب کو مبارک دی۔ تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ "میاں مجھے مبارکباد دیتے ہو۔ میری خیر و فلاح اور سلامتی و عافیت کی خدا سے دعا کرو۔ میرے تو دونوں پاؤں اس وقت دو کشتیوں میں ہیں۔ ذرا بھی لغزش ہوئی تو دریا میں گر پڑوں گا۔ اور ہلاک ہو جاؤں گا"۔ اپنی حالت کی نزاکت کا حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے آخر وقت تک سختی سے خیال رکھا۔ الحمد للہ کہ وہ کامیاب ہوئے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ گاڑی کے دو پہیے ہوا کرتے ہیں۔ لیکن یہاں تین تھے۔ ادھر ادھر دونوں بیویاں۔ بیچ میں شوہر درمیان کے پہیے نے اطراف کے دونوں پہیوں کا توازن ہمیشہ بالکل ٹھیک رکھا۔

حضرت ممانی جان رضی اللہ عنہا جہاں امور خانہ داری میں نہایت ہوشیار با خبر اور ماہر تھیں۔ وہاں حسن اخلاق۔ احسان و سلوک مروت و محبت اور ہمدردی و خیر خواہی میں بھی حق یہ ہے کہ اپنا نظیر نہ رکھتی تھیں۔ جہاں مقدس شوہر کو اللہ تعالےٰ نے نہایت فیاضی کے ساتھ اخلاق حسنہ کی دولت عطا فرمائی تھی۔ وہاں ان کی محترم زوجہ کو بھی ان اوصاف حمیدہ سے پورے طور پر متصف کیا تھا۔ میاں بیوی کی عادات میں حیرت انگیز حد تک بہت ہی کم ایسی مماثلت ہوتی ہے جیسی حضرت میر صاحب اور حضرت ممانی جانؓ میں تھی۔ ظاہری آرام و آسائش کے علاوہ قدرت نے اپنے فضل سے حضرت ممانی جان کو اولاد کی دولت سے بھی بہت اچھی طرح نوازا۔ آپ کے ہاں ۸ لڑکیاں اور تین لڑکے ہوئے۔ چنانچہ سب سے پہلے ۷ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو پیر کے روز دو توام لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ان میں سے ایک کا نام حضرت میر صاحبؓ نے صدیقہ رکھا اور دوسری کا نام مریم اس وقت حضرت میر صاحب پانی پت میں تھے۔

صدیقہ صرف ڈھائی مہینے کی ہو کر وفات پا گئیں اور وہیں پانی پت میں حضرت بابا قنبر علی کے قبرستان میں دفن ہوئی۔ تاریخ احمدیت میں یہ فخر پانی پت کو حاصل رہے گا کہ قادیان اور ربوہ کے علاوہ وہاں بھی خاندان مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مختصر دفن ہے۔

دوسری بچی مریم بڑی ہو کر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عقد میں آئیں۔ اور آج ام متین کے لقب سے جماعت احمدیہ کا ہر شخص ان کو جانتا ہے

ابھی حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت میں ہی تعینات تھے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۰ء کو بدھ کے روز ان کے ہاں تیسری لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام حضرت میر صاحب نے امۃ اللہ رکھا۔ اس سال حضرت میر صاحب کا پانی پت سے تبادلہ ہو گیا۔

۷ جولائی ۱۹۲۲ء کو جمعہ کے روز حضرت ممانی جان کے بطن سے حضرت میر صاحب کے ہاں چوتھی لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام انہوں نے طیبہ رکھا۔ اس وقت حضرت میر صاحب کرنال میں متعین تھے۔

اپریل ۱۹۲۴ء میں حضرت میر صاحب پر نمونیہ کا سخت حملہ ہوا اور آپ بہت کمزور ہو گئے۔ جس کے باعث ایک سال کی رخصت لے کر قادیان چلے آئے۔ یہیں ۲۸ مارچ ۱۹۲۵ء کو اتوار کے دن آپ کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا جس کا نام آپ نے محمد احمد رکھا ÷

اس کے بعد حضرت میر صاحب روہتک ضلع رہتک میں اسسٹنٹ سرجن تھے کہ ۱۶ اپریل ۱۹۲۷ء کو جمعہ کے روز ان کے ہاں پانچویں لڑکی امۃ القدوس پیدا ہوئی اور یہیں ۵ مارچ ۱۹۲۹ء کو منگل کے روز دوسرا لڑکا سید احمد پیدا ہوا

اپریل ۱۹۳۰ء میں اسسٹنٹ سرجن سے ترقی کر کے آپ سول سرجن ہو گئے اور مظفر گڑھ میں تعینات تھے کہ ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء کو منگل کے دن آپ کے ہاں چھٹی لڑکی تولد ہوئی۔ جس کا نام امۃ الہادی ہے

۱۷ فروری ۱۹۳۵ء کو اتوار کے دن جبکہ حضرت میر صاحب گوجرانوالہ کے سول سرجن تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ساتویں لڑکی مرحمت فرمائی۔ جس کا نام آپ نے امۃ الرفیق رکھا۔ گوجرانوالہ ہی سے حضرت میر صاحب ۳۱ سال کی ملازمت کے بعد ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو ریٹائر ہوئے اور مستقل طور پر قادیان تشریف لے آئے۔ (۱۸ جولائی کی تاریخ کو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایک ایسی حیرت انگیز خصوصیت حاصل ہے۔ کہ اس عجیب اتفاق کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ یعنی ۱۸ جولائی ۱۸۸۱ء کو آپ کی ولادت ہوئی، ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو آپ کی سرکاری ملازمت شروع ہوئی۔ ۱۸ ہی جولائی ۱۹۳۶ء کو آپ ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ اور ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء کو ہی آپ کی وفات ہوئی۔ کسی شخص کی زندگی میں کسی تاریخ کی ایسی یکسانیت کی یہ نادر مثال ہے)

قادیان تشریف لے آنے پر ۶۔ مارچ ۱۹۳۷ء کو پیر کے دن آپ کی آٹھویں لڑکی "امۃ السمیع" پیدا ہوئی جسے گھر والے پیار سے "چھموں" کہنے لگے اور وہ اسی نام سے مشہور ہو گئی۔

اس کے بعد قادیان ہی میں ۱۳۔ اگست ۱۹۳۹ء کو اتوار کے دن آپ کا تیسرا لڑکا "امین احمد" پیدا ہوا۔ امین احمد حضرت ممانی جان کی سب سے آخری اولاد ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ نے غائت محبت کے ساتھ اپنی تمام لڑکیوں کے تاریخی نام بھی رکھے تھے۔ قادیان میں یہ نام خود اپنے قلم سے لکھ کر حضرت میر صاحب نے مجھے دئیے تھے جو میں ذیل میں لکھتا ہوں:۔

(۱) مریم کا تاریخی نام آپ نے "بحرِ فیض" نکالا تھا۔ سالِ ولادت ۱۹۱۸ء۔

(۲) امۃ اللہ کا تاریخی نام آپ نے "غنی دل" نکالا تھا۔ سال ولادت ۱۹۲۰ء

(۳) طیبہ کا تاریخی نام آپ نے "دختر سعد قدم" نکالا تھا۔ سال ولادت ۱۹۲۲ء

(۴) امۃ القدوس کا تاریخی نام آپ نے "شمع روشن" نکالا تھا۔ سال ولادت ۱۹۲۷ء۔

(۵) امۃ الہادی کا تاریخی نام آپ نے "خورشید" نکالا تھا۔ سال ولادت ۱۹۳۱ء۔

(۶) امۃ الرفیق کا تاریخی نام آپ نے "عالی مراتب" نکالا تھا۔ سال ولادت ۱۹۳۵ء

(۷) امۃ السمیع کا تاریخی نام آپ نے "مفرح القلوب" نکالا تھا۔ سال ولادت ۱۳۵۶ھ (مطابق ۱۹۳۷ء)

تمام لڑکیوں میں سے صرف امۃ السمیع کا تاریخی نام آپ نے سنہ ہجری سے نکالا تھا۔ باقی سب لڑکیوں کے سنہ عیسوی کے لحاظ سے تاریخی نام تجویز کئے تھے۔ (لڑکوں کے تاریخی نام یہ ہیں

(۱) محمد احمد (پیدائش ۱۹۲۵ء) تاریخی نام "نور چشم راحت جان محمد اشرف (۲) سید احمد (پیدائش ۱۹۰۰ء) تاریخی نام "صبغت اللہ عالمگیر" (۳) امین احمد (پیدائش ۱۹۳۹ء) تاریخی نام "خورشید اضحیٰ")۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت ممانی جان کی اولاد میں بڑی برکت دی۔ ان کا پھیلاؤ بہت ہوا اور برابر ہو رہا ہے جس کی نمبروار تفصیل یہ ہے:۔

(۱) سیدہ مریم صدیقہ ایم۔ اے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ آپ کی شادی ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۵ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہوئی۔ آپ کی ایک ہی دختر ہیں سیدہ امۃ المتین جن کی شادی ۲۱۔ نومبر ۱۹۵۷ء کو سید محمود احمد صاحب ناصر سے ہوئی۔ سید صاحب موصوف سلسلہ احمدیہ کے فاضل اجل اور عالم بے بدل بزرگ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں جو مدرسہ احمدیہ قادیان کے پرنسپل اور مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منتظم اعلیٰ تھے۔ سید محمود احمد صاحب کے تین لڑکے ہیں (۱) شعیب احمد (۲) ابراہیم منیب احمد (۳) محمد احمد۔

(۲) سیدہ امۃ اللہ بیگم۔ ان کی شادی ۱۶۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو جناب پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سے ہوئی جو آجکل مظفر گڑھ کے ڈپٹی کمشنر ہیں۔ ان کی اولاد کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ وحید احمد ایم۔ ایس سی
۲۔ ایک دختر جن کا انتقال ہو گیا۔
۳۔ امۃ المالک فرخ ایم۔ اے
۴۔ امۃ النصیر
۵۔ قرۃ العین بشریٰ
۶۔ محی الدین مطہر
۷۔ شہلا

(۳) سیدہ طیبہ صدیقہ۔ ان کی شادی اپریل ۱۹۴۰ء میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب سے ہوئی۔ اولاد کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ مودود احمد خاں بی۔ اے۔ ایل ایل بی
۲۔ نصرت جہاں بیگم
۳۔ منصور احمد خاں
۴۔ رعنا طلعت
۵۔ امۃ الناصر

(۴) سید محمد احمد ونگ کمانڈر۔ ان کی شادی قمر الانبیاء حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم سے دسمبر ۱۹۵۲ء میں ہوئی۔ ان کی اولاد کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ ظفر احمد ہمایوں
۲۔ مکرم احمد ہارون
۳۔ معز احمد (اس لڑکے کا انتقال ہو گیا)
۴۔ اکبر احمد ہاشم

(باقی)

یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اہلِ وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں

حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں

بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(در ثمین)

مومنوں کا ایک امتیازی خلق — انفاق فی سبیل اللہ

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد متعلم ایم۔ اے عربی فائینل ربوہ)

(۳)

ایک کسان جب کوئی فصل بوتا ہے تو اس کے پاس جس قدر دانے ہوتے ہیں ان کو بظاہر مٹی میں ڈال کر ضائع کر دیتا ہے لیکن پھر خالقِ کائنات انہی دانوں سے لہلہاتے کھیت پیدا کرتا ہے۔ اگر کسان اس وجہ سے دانے نہ بوئے کہ میں غریب ہو جاؤں گا تو پھر وہ کسی فصل کی امید بھی نہیں کر سکتا۔ یہی حال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ہے۔ اس راہ میں مال خرچ کرنے سے کبھی کوئی غریب نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے:۔

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

چنانچہ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے شیطانی وسوسہ کی تردید کرتے ہوئے مغفرت اور فضلِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اور خالقِ کائنات کا یہ وعدہ برحق، درست اور اہل اللہ کا آزمایا ہوا ہے۔

شیطان لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ مال خرچ کرنے سے تم غریب ہو جاؤ گے جبکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قل ان ربی یبسط
الرزق لمن یشاء
من عبادہ ویقدر لہٗ
وما انفقتم من شیٔ فھو
یخلفہٗ وھو خیر الرازقین
(سبا ۴)

یعنی اے رسول! تو اعلان کر دے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے رزق کو چاہتا ہے وسیع کرتا ہے، اور جس کے رزق کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ اس کا نتیجہ ضرور نکالے گا وہ سب رزق دینے والوں میں سے اچھا اور کامل ہے۔

اس آیت میں بتا دیا کہ غربت اور فقر خدا کے حکم سے اور اسی کی مشیت سے آتی ہے اور خدا جسے چاہتا ہے بے انتہا رزق عطا کرتا ہے۔ پھر شیطان لوگوں کو یہ دھمکی بھی دیتا ہے کہ غربت کے نتیجہ میں ہلاک ہو جاؤ گے اس کے برخلاف اللہ تعالےٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کو ہلاکت سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے:۔

انفقوا فی سبیل اللہ ولا
تلقوا بایدیکم الی
التھلکۃ۔ (بقرہ ۱۹۶)

کہ اللہ کے راستہ میں مال و جان خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

الغرض آیاتِ قرآنی سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے ہلاکت کی بجائے ثبات و بقا، تنگدستی کی بجائے فراخی، اور مال کی قلت کی بجائے مال کی فراوانی پیدا ہوتی ہے۔

اس قدر انعامات کے باوجود جو لوگ بخل سے کام لیتے ہیں ان کے لئے خدا تعالیٰ کی سخت وعید ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

والذین یکنزون الذھب
والفضۃ ولا ینفقونھا
فی سبیل اللہ فبشرھم
بعذاب الیم۔ (توبہ ۳۴)

ترجمہ:۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔

پھر صرف یہی نہیں بلکہ اس عذاب کی کسی قدر کیفیت بیان کرتے ہوئے بخل کے خطرناک انجام سے ڈرایا ہے۔ فرمایا:۔

یوم یحمیٰ علیھا فی نار
جھنم فتکوٰی بھا
جباھھم وجنوبھم
وظھورھم۔ ھذا ما
کنزتم لانفسکم
فذوقوا ما کنتم تکنزون
(توبہ ۳۶)

ترجمہ:۔ جس دن ان اموال کو (جن کو انہوں نے راہ خدا میں خرچ نہ کیا تھا) جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، سو اب تم اس کا مزا چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔

ان دونوں آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسلام مال کے حاصل کرنے سے نہیں روکتا۔ ہاں یہ بات اسلامی روح کے منافی ہے کہ مال زیادہ سے زیادہ جمع کیا جائے لیکن خدا کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے بلکہ اگر مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ خدا کی راہ میں بھی فراخی کے ساتھ خرچ کیا جائے تو یہ بہت ثواب کا کام ہوگا۔

دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جمع شدہ مال قیامت کے روز ایسے لوگوں سے ہرگز عذاب میں تخفیف کرنے کا باعث نہ ہو سکے گا بلکہ اس کے برعکس وہ ان کے عذاب کی شدت کو اور زیادہ بڑھائے گا۔ قیامت کے روز انہیں اپنے اس فعل پر حسرت ہوگی۔ اس حسرت سے بچنے کی صورت یہی ہے کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے۔

بعض لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا وعدہ کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر ہمارا فلاں مقصد حل ہوگیا تو ہم ضرور اتنی رقم راہ خدا میں دیں گے لیکن جب خدا کے فضل سے ان کا مقصد حل ہو جاتا ہے تو وہ اپنے وعدہ کو ایفا نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے کی سخت وعید ہے۔ فرمایا:-

وَمِنْهُمْ مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ
لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ
اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا
بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا
اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا
يَكْذِبُوْنَ ۝ (توبہ ۷۵-۷۷)

کہ ان میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہم کو اپنے فضل سے دے تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور نیکوکاروں میں سے ہوں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو دیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگ گئے۔ وہ اپنے وعدے سے پھر گئے اور اعراض کرنے والے ہوگئے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس فعل کی یہ سزا دی کہ ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا جو اس دن تک رہے گا جب وہ خدا سے ملاقات کریں گے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس عہد کی خلاف ورزی کی جو اس سے باندھا تھا اور وہ جھوٹ بولتے تھے۔

اس آیت میں منافقوں کا ذکر کرکے بتایا کہ وعدہ کرکے اسے ادا نہ کرنا منافقت کا طریق ہے اور اس فعل کے نتیجہ میں خدا بھی ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیتا ہے۔ جو ان کے شجر ایمان کی بیخ کنی کرتا چلا جاتا ہے۔

اس آیت میں مومنوں کو یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ جب وہ کوئی وعدہ کریں یا انفاق فی سبیل اللہ کا عزم کریں تو اس عہد کو پورا کرنا لازمی اور فرض ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں ہر اسلامی خلق کے بارہ میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے جو ہر دور کے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کی صفت پر غور کریں تو نظر آتا ہے کہ صحابہؓ نے اسلام کی ضرورت کی خاطر وہ سب کچھ قربان کر دیا جو ان کے پاس موجود تھا۔ وہ نظارہ کتنا ایمان افروز ہوگا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک پر حضرت عمرؓ اپنے گھر کا نصف سامان حضورؐ کی خدمت میں لے آئے اور خیال کیا کہ شاید آج میں سب سے زیادہ قربانی کرنے والا ہوں لیکن یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے گھر کا سارا اثاثہ لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا ہے۔ جب حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ ابوبکرؓ! گھر میں بچوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض کیا کہ ان کے لئے خدا اور اس کے رسول کا نام ہی کافی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگیوں میں بارہا اس قسم کے ایمان افروز نمونے پیش فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ
اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ
لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ
عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ
حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا
يُنْفِقُوْنَ ۝ (توبہ ۹۲)

یعنی نہ ہی ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ تو انہیں سواری دے تو تو نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں ملتا جس پر تم کو سوار کروں۔ پس وہ واپس چلے گئے اس حالت میں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اس غم کی وجہ سے کہ وہ ایسا مال نہیں پاتے جسے راہ خدا میں خرچ کر سکیں۔

اس آیت میں صحابہ کرام کی قلبی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے اور اس جوش، شدید خواہش اور تڑپ کا اظہار ہے جو خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کے لئے ان کے دلوں میں پائی جاتی تھی۔ ان کی حالت یہ تھی کہ اگر ان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی تو ان کا دل خوشی سے بھر جاتا۔ کہ انہیں کچھ خدمت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور اگر مال کے نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کرنے کی توفیق نہ پا سکتے تو دل غم سے بھر جاتا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ یہی وہ جذبہ ہے جو اسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں اسلام اور دیگر ادیان باطلہ بالخصوص عیسائیت کے درمیان فیصلہ کن جنگ جاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کا قیام اسی غرض سے فرمایا ہے کہ تا اسلام کا غلبہ دیگر تمام ادیان پر قوی اور مضبوط دلائل و براہین کے ذریعہ ثابت کیا جائے خدا کا جلال ظاہر ہو اور اس کے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو ساری روئے زمین پر سربلندی حاصل ہو۔ آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو مالی اور جانی قربانیوں کی طرف بلایا ہے اور واضح طور پر بتلا دیا ہے کہ خدمت دین ہی دائمی اور ابدی نجات کا یقینی ذریعہ ہے۔ آپ نے دیگر تحریکات کے علاوہ وصیت کا بابرکت نظام جاری فرمایا اور اس میں شمولیت کو ایمان کی ایک نشانی قرار دیا۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید اور وقف جدید کی تحریکات جاری کرکے جماعت کو دعوت دی ہے کہ اسلام کی فتح و نصرت کے دن کو قریب تر لانے میں اپنی جانیں اور اموال پیش کریں۔ یہ ساری تحریکات انتہائی بابرکت اور مفید ثابت ہو رہی ہیں اور احباب جماعت کے لئے مستقل دعوت ہیں۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ان تمام آسمانی تحریکات میں پورے انشراح صدر اور ذوق و شوق کے ساتھ شامل ہوں۔ اسلام کا غلبہ بہرصورت مقدر ہے اور یہ ایسی پیشگوئی ہے جو بہرحال ایک روز پوری ہو کر رہے گی۔ یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی اور سعادت ہے کہ ہمیں اس مشن میں شمولیت کا موقع دیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ ہم نے اپنے فرائض کو پوری طرح ادا نہ کیا تو خدا تعالیٰ خدمت دین کا یہ شرف کسی اور قوم کو عطا کر دے گا۔ کیونکہ خدا کی تقدیر بہرصورت پوری ہو کر رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ
يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ
نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ
وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَ
اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ
قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا
يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ (محمدؐ ۳۹)

سنو! تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے رستہ میں خرچ کرو اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئیگا جو وہ تمہاری طرح سستی کرنے والے نہیں ہوں گے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ان آسمانی تحریکات پر لبیک کہیں اور خدا کی راہ میں جان و مال کی قربانی پیش کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی رحمت و برکت کے وارث ہوں۔ اور ہمیشہ اس کی رضا کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہرحالت شود پیدا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سچے علوم کا سرچشمہ قرآن مجید ہے

"اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس اُمت کو دیا ہے۔ جو شخص ان حقائق اور معارف کو پالیتا ہے، جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسے وہ علم ملتا ہے جو اس کو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے۔ ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اُس سے کام نہ لے تو یہ اُس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اس ہتھیار کا۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اول ص۳۲۹)

تحریک جدید کے وعدوں کو بڑھانے کی الٰہی تحریک

ع - صلائے عام ہے یارانِ نکتہ دان کے لئے

سیالکوٹ شہر سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں:-

"بندہ نے مورخہ ۱۱/۱۱/۶۴ کی رات کو صبح کے قریب خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایسا معلوم ہوتا ہے مغرب کی طرف کرسی پر بیٹھے ہیں۔ سامنے لمبی لمبی قطاروں میں احمدی احباب بیٹھے ہیں۔ حضور کو مخاطب کر کے باری باری اٹھ کر تحریک جدید کے وعدہ مع بڑی بلند آواز سے لکھا رہے ہیں۔ ایک قطار میں میں بھی بیٹھا ہوں۔ جب میری باری آئی میں نے بھی کھڑے ہو کر بڑی بلند آواز سے اپنا وعدہ حضور کی خدمت پیش کیا ہے۔"

چنانچہ اس دوست کا کہنا ہے کہ انہوں نے ۷۲/- روپے خواب میں پیش کئے۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ ان کے گزشتہ سال کا وعدہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ تو وہ ۵۹/- روپے کا نکلا۔ گویا ہمارے اس دوست نے الٰہی تحریک پر امسال اپنے وعدہ میں ۱۳/- روپے کا اضافہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو اس خواب سے یہ نکتہ اخذ کرنے کی توفیق دے۔ کہ اب اپنے وعدوں میں ایک ایک آنہ زائد کرنے کا موقعہ نہیں رہا۔ نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے پیش کرنے کا وقت ہے اور یہ خواب اس کے لئے ایک خدائی اشارہ ہے۔ (وکیل المال اوّل)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل خریف (کپاس کی چنائی۔ مکئی اور جھونہ وغیرہ کی کٹائی) شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع بھائیوں کے اموال اور نفوس میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز مالوں کی قربانی کر کے اس کی رضا اور اپنے آقا حضرت اقدس فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خوشنودی اور دعاؤں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

زمیندار اور مزارع حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد بابرکت حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

(۱) "زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ نئے پیسے) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (بارہ نئے پیسے) فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں۔"

(۲) "مزارع احباب جن کی مزارعیت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعیت والے ایک آنہ (چھ نئے پیسے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔" (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

عزمِ حج

حج کے لئے ہمارے مندرجہ ذیل نام قرعہ اندازی میں نکل آئے ہیں:-

(۱) شیخ شریف اللہ ولد شیخ محمد عبد اللہ صاحب قادیانی۔

(۲) صادقہ بیگم اہلیہ شیخ شریف اللہ۔

(۳) امۃ الحمید دختر شیخ محمد عبد اللہ صاحب۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں خیر و عافیت سے فریضۂ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (خاکسار شیخ شریف اللہ۔ عبد اللہ کلاتھ ہاؤس ہول سیل کلاتھ مرچنٹ منڈی گلی نمبر ۱۔ لائل پور)

نقد و تبصرہ

احمدی جنتری ۱۹۶۵ء

مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان حال ربوہ گذشتہ اڑتالیس سال سے باقاعدگی سے احمدیہ جنتری شائع کر رہے ہیں جو بہت سے مفید مضامین کا مجموعہ ہوتی ہے۔ حال ہی میں انہوں نے ۱۹۶۵ء کی احمدیہ جنتری شائع کی ہے۔ یہ جنتری بھی حسب سابق بہت سے نئے تبلیغی۔ تربیتی اور اخلاقی مضامین پر مشتمل ہے اور احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت اصحاب کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے بھی مفید ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب اس کی بکثرت اشاعت کریں گے۔

صفحات ۳۶ - قیمت فی کاپی اکتیس نئے پیسے - (پانچ آنے)

احباب محمد یامین صاحب تاجر کتب۔ ربوہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

• **جنرل ڈیوٹیز (فلائنگ) برانچ۔ پی اے ایف:-** سپیشل سیلکشن۔ ٹیسٹ انٹرویو۔ روزانہ۔ پی اے ایف ریکروٹنگ آفس نمبر ۳ مال راولپنڈی۔ اصل اسناد پیش ہوں۔ اجلاس سیلکشن بورڈ ۲۹-۳۰/۱۱/۶۴ ۔ کمیشن ملنے پر تنخواہ ۹۲۵/- ماہوار۔ ٹریننگ پی۔ اے ایف کالج یک سال۔ انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۲۶/۱۱/۶۴ (پ۔ ٹ ۱۲/۱۱/۶۴)

• **جنرل ڈیوٹیز (فلائنگ) برانچ۔ پی اے ایف:-** انٹرویو ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور۔ انٹرویو ۲۱ تا ۳۰ نومبر ۶۴ء (ماسوائے تعطیل) روزانہ۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۱۱/۶۴)

• **داخلہ امتحان انٹرمیڈیٹ ۱۹۶۵ء:-** آخری تاریخ برائے فارم ہائے داخلہ پرائیویٹ امیدواران ۱/۱۲/۶۴ (پ۔ ٹ ۱۳/۱۱/۶۴)

• **اینٹی ملیریا اسسٹنٹس (اے۔ ایم۔ اے۔ ایس):-** فوج میں سٹیشن ہیلتھ آرگنائزیشن کے تحت تنخواہ ۱۸۵-۱۰-۲۰۵-۱۵-۳۲۵۔ انٹرویو۔ ٹسٹ۔ عرصہ ٹریننگ چار ہفتے۔ شرائط:- ایف ایس سی میڈیکل۔ عمر ۱۸ تا ۳۰۔ درخواستیں ۳۰/۱۱/۶۴ تک بنام ڈائرکٹر میڈیکل سروسز جی۔ ایچ۔ کیو راولپنڈی (پ۔ ٹ ۱۵/۱۱/۶۴)

• **اسسٹنٹ سب انسپکٹر۔ پولیس:-** تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵ یونیفارم و کوارٹر سرکاری۔ شرائط:- سکونت کوئٹہ قلات ڈویژن البتہ قد ۵' - ۵" چھاتی ۳۳" - ۳۴½" عمر ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۰/۱۲/۶۴ تک معرفت متعلقہ سپرنٹنڈنٹ پولیس بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کوئٹہ۔ (پ۔ ٹ ۱۵/۱۱/۶۴)

• **ٹریننگ بیرون ملک:-** زیر کولمبو پلین ٹیکنیکل کو آپریٹو سکیم۔ فیلڈس آف سٹڈی۔ (۱) انڈسٹریل ڈیزائن۔ یوکے۔ یک سال۔ (۲) ریڈیو انجنیئرنگ کینیڈا ۲ تا ۳ سال۔ (۳) گلاس ٹکنالوجی۔ یوکے۔ ۲ یا ۳ سال۔ (۴) وول ٹکنالوجی۔ آسٹریلیا۔ ۲ تا ۳ سال۔ مطلوبہ کوائف:- (۱) فارم و ایڈریس۔ (۲) تاریخ پیدائش۔ (۳) موجودہ آسامی۔ (۴) موجودہ تنخواہ مع گریڈ۔ (۵) قابلیت و تجربہ۔ (۶) سابقہ غیر ملکی ٹریننگ اگر ہو۔ شرائط:- ۱/۱۲/۶۴ کو عمر ۳۵ تک۔ پانچ سالہ ملازمت بعد ٹریننگ لازم۔ درخواستیں ۲۵/۱۱/۶۴ تک بنام ڈائرکٹر آف انڈسٹریز اینڈ کامرس ویسٹ پاکستان انڈسٹریل ٹریننگ ونگ۔ لاہور۔ (پ۔ ٹ ۱۵/۱۱/۶۴)

• **ضلعدار و اسسٹنٹ ورنیکلر کلرک:-** تنخواہ ضلعدار ۱۷۵-۱۵-۲۲۵-۱۵-۲۰۰۔ محکمانہ ٹریننگ دو سال۔ الاؤنس گذارہ ۱۲۵/- ماہوار۔ شرائط:- انٹرمیڈیٹ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ تنخواہ اسسٹنٹ ورنیکلر کلرک ۱۱۵-۵-۱۷۵۔ محکمانہ ٹریننگ ۹ ماہ الاؤنس گذارہ آخری ۶ ماہ ۷۵/- ماہوار۔ شرائط:- میٹرک عمر ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں ۳۰/۱۱/۶۴ تک بنام پراجکٹ ڈائرکٹر لینڈ اینڈ واٹر ڈویلپمنٹ بورڈ ویسٹ پاکستان سیلینیٹی کنٹرول اینڈ ریکلیمیشن پراجکٹ نمبر ۱ ۱۸/۱۲ لٹن روڈ لاہور (پ۔ ٹ ۱۹/۱۱/۶۴)

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

• میری خوشدامنہ ریشم بی بی صاحبہ سکنہ چک ۲۰ ضلع گجرات کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ چند دنوں سے فضل عمر ہسپتال کے زیر علاج ہیں۔ بیماری اور ضعیف العمری کے ساتھ کمزوری بہت ہے۔ (حکیم محمد عبد العزیز پنشنر چیف انسپکٹر بیت المال گول بازار۔ ربوہ)

• خاکسار کی لڑکی صفیہ پروین بیمار ہے۔ (محمد یعقوب آف ننگل باغبانان متصل قادیان حال کھوڑ ڑیا نوالہ مربعہ ۶۳ ضلع لائل پور)

• میرے خلاف ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ (مرزا محمد سرور قائد خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعتہائے ضلع سیالکوٹ فرماتے ہیں

اکسیر اٹھرا کی گولیوں کا معجزانہ اثر

شفاخانہ رفیقِ حیات ٹرنک بازار شہر سیالکوٹ کی تیار کردہ اکسیرِ اٹھرا کی گولیاں ہم نے اپنے ایک عزیز کو استعمال کرائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے انکا معجزانہ اثر ہوا۔ اس کی ڈلیوری کا وقت اچھا گزر گیا ہے۔ اور صحت مند لڑکا پیدا ہوا ہے

الحمد للہ!

ان کے پہلے بچے پیدائش کے وقت ہی ضائع ہو جایا کرتے تھے

شفاخانہ رفیقِ حیات سیالکوٹ کے علاوہ اکسیر اٹھرا ربوہ میں دفتر الخیر جنرل سٹور غلہ منڈی اور الفضل برادرز گول بازار ربوہ سے مل سکتی ہیں

معاصرین سے :-

سچی باتیں!

(مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی۔ منقول از صدق جدید۔ لکھنؤ ۶ نومبر ۱۹۶۲ء)

غلط فردِ جرم

پاکستان کے ایک دینی ہفتہ وار کے اداریئے سے جس کا عنوان "تالی" ایک ناپاک عبارت "یہ ہے :-

"... مزید یہ کہ مودودی فرقہ اور نظام اسلام کے مدعی اپنے سابقہ فتوؤں اور قطعی اور شرعی فیصلوں کو اب چھوڑ کر مملکت کی سربراہی کے جواز کے لئے جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قیادت کو پیش کر رہے ہیں کاش کہ یہ ابن الوقت اسلامی تاریخ اور مقدس بزرگان دین پر رحم کرتے۔ بھلا فاطمہ جناح کو حضرت عائشہ صدیقہ رض سے کیا نسبت!"

لیکن کیا فاطمہ جناح صاحبہ کے کسی بڑے سے بڑے غالی طرف دار نے یہ بھی کبھی کہا تھا کہ وہ حضرت صدیقہؓ کے ہم پلہ یا تقریباً ہم پلہ ہیں؟ اگر یہ کسی نے اشارۃً بھی نہیں کہا تو اتنے غیظ و غضب کے اظہار کا یہ کیا محل تھا۔! ـــــ ظاہر ہے کہ آج امت کے کسی عامی کے عمل سے متعلق کوئی سوال کیا جائے گا تو وہ سند میں اکابر امت یا خود سرور کائنات ؐ ہی کی مثال تو پیش کرے گا اور اس کے سوا کس چیز سے سہارا ڈھونڈھے گا۔! اگر اس کے معنے دعویٰ مساوات و ہمسری کے ہیں تو پھر تقلید، اتباع، پیروی کس کو کہیں گے اور ان کے لئے کوئی لفظ کہاں سے لایا جائے گا۔! ـــــ عجب مصیبت ہے کہ اپنی ذاتی رائے سے کوئی عمل کر گزریئے تو طعنہ اکابر سے بے نیازی۔ آزادی۔ بے قیدی خود رائی کا سنیئے۔ اور اگر بزرگوں رسول سے لائیے، تو الزام یہ سنیئے کہ یہ ان سے دعویٰ مساوات رکھتا ہے اور اپنے کو ان کا ہم پلہ ٹھہراتا ہے!

فاطمہ جناح صاحبہ کی امیدواری صدارت کی تائید یہاں کسی درجہ میں بھی مقصود نہیں۔ مقصود صرف ایک اصولی غلطی کی نشاندہی ہے۔

پاپائے روم کی آمد

سرکار ہند کے ایک ترجمان کی زبان سے :-

سرکار ہند پوپ کے قونصل خانے سے معلوم کر کے پوپ کو ہندوستان آنے کی خود دعوت دے گی اور اگرچہ پاپائے روم کبھی بین الاقوامی کیتھولک کانگرس میں شرکت کے لئے آرہے ہیں لیکن ان کا استقبال ہندوستان سرکاری سطح پر کرے گا۔"

اور اس فیصلہ کا خیر مقدم یقیناً سیکولرزم کا ہر قدر دان اور ہر بے تعصب انسان کرے گا لیکن یہ نائب المسیح تو اس سے بڑھ کر اختصاصی دینی حیثیت رکھتے ہیں جتنی خلیفۃ المسلمین کبھی زمانے میں رکھتے تھے فرض کیجئے آج منصب خلافت بحال ہو جائے اور خلیفہ اور امیر المومنین کہیں باہر سے ہندوستان آنا چاہیں تو وسعت قلب کا یہ نمونہ ہماری سرکار ان کے لئے بھی پیش کرے گی۔

حیف ہے اس قوم و ملت پر۔ جس کا رعب و دبدبہ اقتدار دنیا کی نظر میں آج ایک نقطۂ موہوم ہو کر رہ گیا ہے۔

عریانی بطور لباس

مولانا سعید احمد اکبرآبادی کے قلم سے ان کے ماہنامہ برہان میں :-

"جس طرح امریکہ اور یورپ میں (اور اب تو عرب ممالک میں بھی یہ وبا عام ہے) گرمیوں کے موسم میں مرد و زن، برنا و پیر سب سمندر کے ساحل پر جمع ہوتے اور ہزاروں کی تعداد میں ایک دوسرے کے سامنے ننگ دھڑنگ صبح سے شام تک بالو یا ریت پر پڑے رہ کر غسل آفتابی لیتے ہیں اور اس موقع پر نہ بیٹی کو باپ کی شرم ہوتی ہے اور نہ بہن کو بھائی کی۔ ٹھیک اسی طرح محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا پورا سماج لباس شرم و حیا کی قید سے آزاد ہو کر اخلاقی انحطاط و پستی کے سمندر کے کنارے حظ طلبی کا ہر جوئی اور تن پروری کے بالو پارٹ پر لوٹ لگا رہا ہے اور شرافت و انسانیت کے سب تقاضوں سے آنکھیں بند کر کے اپنی دنیا میں مگن ہے۔"

صحیح اور سچی تصویر نہ صرف یورپ اور امریکہ کی ہے بلکہ رنج و حسرت کے ساتھ تسلیم کیجئے کہ خود عرب ملکوں اور اسلامی ملکوں کی بھی! ـــــ ننگوں کی اس دنیا میں اب آپ کے قدیم تخیل "عزت و آبرو" کے کوئی معنے ہی نہیں اور نہ وہ آپ کے تصورات پاکبازی اور پارسائی عفت و عصمت کے اس ہمہ شہوت و ہمہ شراب دنیا میں کچھ بھی پنپ سکتے ہیں تاوقتیکہ آپ خود ہی ہمت کر کے اس تہذیب و تمدن کا نقشہ بدل دیں اور تاریخ کا رخ ہی سرے سے پلٹ دیں! لیکن اتنی ہمت ہے کس میں! ـــــ شیطانی قسم کا نظام تمدن تو آپ پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ آپ ہی کی حرکتوں کی پاداش میں اور اس سے چھٹکارے کی کوئی صورت بھی آپ کے صدیوں کے تغافل و تساہل باقی نہیں رکھی ہے!

"ڈہابی" کے بعد "قادیانی"

لاہور ۱۷ اکتوبر آج صدر ایوب نے گجرات میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مخالف میرے خلاف آئے دن ایک نہ ایک شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں تازہ شوشہ یہ ہے کہ میں قادیانی ہوں حالانکہ میں ایک سنی خاندان میں پیدا ہوا اور مجھے اسلام اور مسلمانوں سے محبت ہے"

اور انہی مخالفوں نے یہ لیبل صدر ایوب کی پیشانی پر لگا کر ان کی مقبولیت در حقیقت پر ایک بھرپور حملہ کر دیا امت کے عوام میں "قادیانی" آج سب سے بڑی دینی گالی ہے جو کسی مسلمان کو دی جا سکتی ہے جیسا کہ آج سے پشت در پشت پیشتر "ڈہابی" تھی جس نے نظر کے سامنے وہ نقشہ پیش کر دیا کہ ادھر آپ نے کسی کو وہابی کہہ دیا اور ادھر اس کی مردودیت مسلم ہو گئی۔ اور آپ کو کسی کو اس تحقیق کی ضرورت ہی نہ رہی کہ وہ شخص "وہابی" ہے بھی یا نہیں۔ نہ اس کی کہ وہابیت کے معنی ہیں کیا۔ اور نہ اس کی کہ حقیقتاً کسی فرقہ کا یہ نام ہے بھی یا نہیں ہے بس مجرد یہ نام ہی عوام کی نظر میں مردود اور عجیب الخلقت بنا دینے کے لئے کافی تھا۔ اور اس زد میں چاہے شاہ اسمٰعیل دہلوی آجائیں چاہے رشید احمد گنگوہی چاہے انور شاہ کاشمیری۔ چاہے ملک کا کوئی بڑے سے بڑا فقیہہ یا محدث! ـــــ بارے اسی لقب کی جانشینی اب "قادیانی" کے حصے میں آچکی ہے اور اب یہ ایک بھاری پتھر ہے جسے جس زور سے چاہیئے۔ حریف کے سر پر کھینچ ماریئے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۶ نومبر ۱۹۶۲ء)

ایک مراسلہ

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے اپنے اداریہ "احمدیت کے موقف کو سمجھنے کی ضرورت" (الفضل ۲۱ نومبر) میں ہفت روزہ شہاب لاہور مورخہ ۱۵ نومبر کا ایک اقتباس درج فرمایا ہے۔ شہاب کے نامہ نگار نے مودودی صاحب سے ربوہ سٹیشن پر میری ملاقات کا ذکر جس انداز سے کیا ہے وہ ناتمام اور قدرے مبہم ہے اس کی وضاحت کے طور پر عرض ہے کہ بنیادی لفظ تو اس ڈرامنٹ کی ملاقات کا یہ تھا کہ جب مودودی صاحب نے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ آپ تو مجھے پہلے بھی مل چکے ہیں میں نے کہا کہ ہاں پٹھانکوٹ والے دارالسلام میں اور لاہور میں دو مرتبہ مل چکا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ نے اپنے اس دورہ کے پروگرام میں ربوہ کیوں نہیں رکھا! جناب مودودی صاحب نے کہا کہ آپ ہمیں بلائیں تو ہم آئیں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ تو اب بالکل "سیاسی" ہو گئے ہیں۔ مودودی صاحب میری مراد کو خوب سمجھتے تھے کہنے لگے کہ "ایسا سیاسی" نہیں ہوں۔ وہ چونکہ کھانا کھا رہے تھے اور گاڑی بھی چل رہی تھی اس لئے مزید بات چیت نہ ہو سکی۔

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس نے دوران سفر مودودی صاحب سے پوچھا کہ "ربوہ کا استقبال سمجھ سے بالا تر ہے" اس پر مودودی صاحب نے اپنی "فضلیت" یوں بیان فرمائی کہ "یہ میری شرافت کا اعتراف ہے" آپ نے اس حصہ پر عمدہ تبصرہ فرمایا ہے۔ کاش جناب مودودی صاحب مزید "شرافت" کا یہ ثبوت بھی دیتے کہ وہ بھی اپنے حریف کو سمجھتے کہ وہ کیا ہے!

نامہ نگار نے اپنی طرف سے لکھا ہے کہ "واضح رہے کہ ابوالعطاء صاحب اور مولانا مودودی صاحب کے پرانے مراسم ہیں" عرض ہے کہ پرانے مراسم بھی ہیں کیونکہ میں ہجرت سے پہلے مبلغین کلاس کے طلبہ کو مودودی صاحب سے ملانے کے لئے پٹھانکوٹ کے قریب ان کے مکان پر لے گیا تھا اور رات گئے تک ان سے گفتگو ہوتی رہی تھی۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات کے موقعہ پر مجھے اپنے ایک وفد سمیت مودودی صاحب سے لاہور میں ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ یہ بھی ایک تاریخی ملاقات تھی۔ اور تازہ مراسم یہ ہیں کہ مودودی صاحب کے تازہ رسالہ "ختم نبوت" کا میں نے مفصل جواب "القول المبین" کے عنوان سے شائع کیا ہے جس پر مودودی صاحب بالکل لاجواب ہو گئے ہیں اب اگر حسب اقرار خود مودودی صاحب ربوہ میں آگئے تو اس وقت ورنہ لاہور میں کسی موقعہ پر مل کر ان سے اس بارے میں مزید گفتگو ہو گی۔ انشاء اللہ۔ مگر یہ سب کچھ اسی صورت میں ہو سکے گا جب مودودی صاحب اپنی سیاسی الجھنوں سے مخلصی پا کر آئے دن اسلام کو آلۂ اقتدار بنانے کے دھندے سے پرہیز کریں گے اور اسلام کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش فرمائیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حق کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ربوہ

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

جماعت کے ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دفتر دوم میں حصّہ لینے والے نئے آدمی تیار کرے

جو شخص ایسا نہیں کرتا اُسکی قربانی منقطع ہو جائے گی اور وہ روحانی لحاظ سے بے نسل سمجھا جائے گا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید اور دیگر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لے کر اس بوجھ کو اٹھانے کی کوشش کرے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر عاید کیا گیا ہے اور اس طرح نہ صرف تحریک جدید ۔ وقفِ زندگی ۔ وقفِ تجارت، اور صنعت و حرفت وغیرہ تحریکات کو کامیاب کرے ۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں بھی کسی قسم کی کمی نہ آنے دے ۔

تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں مَیں دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر احمدی جس نے دفتر اوّل میں حصہ لیا ہے اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک آدمی دفتر دوم میں حصہ لینے والا کھڑا کرے ۔ جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی نسل جاری رہے اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصّہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا بلکہ کم سے کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے ۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے ۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں ۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے ۔ پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس رو سے تبلیغ کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے اگر دوست زیادہ آدمی تیار نہ کر سکیں تو کم از کم ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دفتر دوم کے لئے ایک آدمی ضرور تیار کرے ورنہ روحانی لحاظ سے وہ بے نسل سمجھا جائے گا ۔ اور دین کی اشاعت کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اس کی ذات کے ساتھ ہی منقطع ہو جائے گا ۔

پس جماعت کو دفتر دوم کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے ۔ تحریک جدید کے دورِ اوّل میں حصہ لینے والوں میں سے ہر فرد کا دفتر دوم کے لئے کم از کم ایک آدمی تیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے روحانی اولاد کی زیادتی میں حصہ لینا اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چلتا چلا جائے گا ۔ اور جماعت کے لئے دائمی ثواب اور خدا تعالےٰ کے قرب کا ایک دائمی راستہ کھلا رہے گا ۔"

(روزنامہ الفضل ۸ ؍ اگست ۵۹ء)

دنیا کی تقریباً پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر

حسب سابق امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ ؍ ۱۲ ؍ ۶۴ بروز ہفتہ بوقت سات بجے شب دنیا کی تقریباً پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر کروانے کا انتظام کر رہی ہے جو دوست اس موقعہ پر کسی زبان میں تقریر کرنا چاہتے ہوں یا کر سکتے ہوں وہ خاکسار سے رابطہ پیدا کریں ۔ تقریر کے لئے ایک منٹ دیا جائے گا ۔ جس کا ترجمہ متعلقہ زبان میں کر کے پڑھنا ہوگا ۔

جو دوست ایک سے زیادہ زبانوں میں تقریر کر سکتے ہوں وہ بھی مطلع فرماویں نیز امراء صاحبان اور قائدین مجالس سے بھی گزارش ہے کہ اگر ان کے علم میں کوئی دوست کسی خاص زبان میں تقریر کر سکتے ہوں تو ان کے کوائف سے بھی مطلع فرمائیں نیز اس امر سے بھی مطلع فرماویں کہ آیا وہ دوست امسال جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائیں گے ۔

(خاکسار محمد اعظم مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

مورخہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ؍ دسمبر ۶۴ء بروز ہفتہ اتوار ۔ پیر ۔ بمقام ربوہ منعقد ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا ریفریشر کورس کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا

اڑھائی صد خدام اور عہدیداروں کی شرکت، اختتامی اجلاس سے مہتمم صاحب مقامی کا خطاب

ربوہ ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس جس کا افتتاح مورخہ ۱۷ ؍ نومبر کی شام کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا تھا ۔ مسلسل پانچ روز تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۱ ؍ نومبر کو کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا ۔ اس کورس کے دوران ۔ خدام الاحمدیہ کے مہتممین اور ناظمین نے مقامی مجلس کے ڈیڑھ صد عہدیداروں کے سامنے نئے سال کے لئے اپنے اپنے شعبہ کا لائحہ عمل پیش کر کے انہیں کام کو باحسن طریق سر انجام دینے کے سلسلے میں ضروری ہدایات دیں اختتامی اجلاس میں جو مورخہ ۲۰ ؍ نومبر کی شام کو مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ عہدیداروں کے علاوہ یکصد کے قریب خدام نے بھی شریک ہو کر استفادہ کیا ۔ اس اجلاس میں مقامی مجلس کی درخواست پر مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ ملایا نے بھی خدام سے خطاب فرما کر انہیں اپنے اندر پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ایمان ۔ اخلاص اور یقین پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی ۔ آخر میں مکرم مہتمم صاحب مقامی نے صدارتی تقریر میں خدام کو مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے دیوانہ وار قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ آپ نے انہیں تلقین کی وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں ۔ اور خدمت و فدائیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھائیں اگر وہ ایسا کریں گے تو آئندہ نسلیں ان پر فخر کریں گی آپ نے کہا کہ تحریک جدید کی عظیم الشان برکات کے نتیجہ میں اب ہم دیگر ادیان کے بالمقابل ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں ۔ کہ اگر ہم نے اسلام کو غالب کرنے کے سلسلہ میں بھرپور کوشش نہ کی تو شکار ہاتھ سے نکل جائے گا ۔ ان حالات ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں ۔ اور اسلام کی کامل فتح کو جو بہر حال مقدر ہے قریب سے قریب لانے کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دیں ۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ۔ ربوہ)

اطفال رپورٹ بھجوائیں

نومبر کا نصف گزر چکا ہے ۔ مگر اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹیں بہت ہی کم موصول ہوئی ہیں حالانکہ اجتماع سے واپسی پر زیادہ جوش و خروش ہونا چاہیئے ۔ قائدین توجہ فرمائیں کہ ہر ماہ اطفال کی رپورٹ بھی ۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت
[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴